جلد ۲۶ | مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۵۷ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۹ اپریل ۱۹۳۸ء | نمبر ۹۸

مولوی محمد علی صاحب کیسی جوبلی چاہتے تھے اور ان کی مجلس مشاورت نے کیا تجویز کی

یہ ذکر کیا جا چکا ہے۔ کہ خلافت جوبلی کا اعلان ہوتے ہی اگرچہ "پیغام صلح" میں اسکی سخت مخالفت کی گئی۔ اور کئی طریق سے جلے دل کے پھپھولے پھوڑے گئے۔ لیکن تھوڑا ہی عرصہ بعد جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کو خود جوبلی منانے کا شوق پیدا ہو گیا اور انہوں نے بڑے زور سے یہ تحریک شروع کر دی۔ کہ ہمیں بھی سلور جوبلی منانی چاہیئے۔ لیکن یہ نہ بتایا۔ کہ کرنا کیا چاہیئے۔ اس کے لئے ایک طرف تو اپنی جمہوریت پسندی کے اظہار کے لئے "مجلس مشاورت" کا انعقاد ضروری قرار دیا۔ اور دوسری طرف ابتداء میں اشاروں کنایوں سے مگر بعد میں کھلم کھلا حرفِ مطلب زبان پر لے آئے۔ گویا جو کچھ ان کے جی میں تھا۔ اور جو کچھ وہ چاہتے تھے۔ اسے "مجلس مشاورت" کے ڈھونگ کے ذریعہ پورا کرانا چاہتے تھے۔ لیکن ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

ان کی منعقد کردہ مجلس مشاورت نے ان کے دل کی بات ہی نہ سمجھی۔ اور چند ایسی تجاویز منظور کر دیں۔ جو عرصہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ میں جاری کر رکھی ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب اپنی سلور جوبلی کس طرح منانا چاہتے تھے۔ اور وہ اپنے دل میں اس کے متعلق کیا خواہش رکھتے تھے۔ اس کا پتہ ان کے ان خطبوں سے لگ سکتا ہے۔ جو اپنی "مجلس مشاورت" کی راہنمائی کے لئے انہوں نے پڑھے۔ اور جن میں انہوں نے الفاظ کے الٹ پھیر سے بار بار ایک ہی بات کو دوہرایا۔ یکم اپریل کو انہوں نے جو خطبۂ جمعہ اس موضوع پر پڑھا۔ "کہ انجمن کی سلور جوبلی پر ہمیں خدمت اسلام کے کسی مستقل اور پائدار کام کی بنیاد رکھنی چاہیئے"۔ اس میں فرمایا:—

"ہمیں کوئی ایسی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہمارے کاموں کی بنیاد کسی مستقل۔ اور دیرپا چیز پر قائم ہو جائے۔ جو صدقہ جاریہ کا کام دے۔ اور وہ کام خود بخود ہوتا چلا جائے۔ اور ایک کام کے بعد دوسرا کام ایک تسلسل کے رنگ میں ہو بعض لوگ کنوئیں کھدوا دیتے ہیں۔ تو لوگ ان سے پانی پیتے چلے جاتے ہیں پل تعمیر کرا دیتے ہیں۔ لوگ ان پر گزرتے چلے جاتے ہیں سڑکیں بنوا دیتے ہیں۔ لوگ ان پر چلتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں اس موقعہ پر کسی ایسے صدقہ جاریہ کی بنیاد رکھنی چاہیئے۔ جس سے ہمارا **اشاعت قرآن** و تبلیغ اسلام کا کام خود بخود چلتا جائے۔ اور معاونین اس کو ترقی دیتے رہیں۔ ایسی کوئی مستقل صورت ہونی چاہیئے **یہ میرے دل کی خواہش ہے**"

اس کے بعد ۸۔ اپریل کا خطبۂ جمعہ اپنے "دینی لٹریچر" کی تعریف و توصیف میں صرف کر دیا۔ پھر اس لٹریچر میں سے بھی خاص زور اپنے "انگریزی ترجمۃ القرآن" پر دیا۔ اور یہاں تک کہہ دیا۔ کہ "ہزاروں اور لاکھوں یورپین اور دوسرے اعلیٰ تعلیم یافتہ غیر مسلم اسلام کے قریب آ گئے ہیں"۔ مطلب صاف ظاہر ہے۔ کہ غیر مبائعین کی انجمن اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ قرآن اور ان کے دوسرے لٹریچر کی اشاعت کا کوئی مستقل انتظام کرے۔ اس کے سوا اسے کچھ اور کرنے کی ضرورت نہیں ہے:۔

یہ بات اگر مولوی محمد علی صاحب کے کسی معتقد کی طرف سے پیش ہوتی۔ تو اور صورت تھی۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کا اپنی تصانیف کی خود ہی نہایت مبالغہ آمیز تعریف کرنا کچھ موزوں معلوم نہیں ہوتا۔ اور وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ وہ اپنی انہی تصانیف کے متعلق دائمی حق تصنیف وصول کر رہے ہیں:۔

ان حالات میں اگر ان کی منعقد کردہ "مجلس مشاورت" میں شریک ہونے والوں نے ان کا پڑھایا ہوا سبق مجلس میں دوہرا نہیں دیا یعنی مولوی محمد علی صاحب کے انگریزی ترجمۂ قرآن اور ان کے تصنیف کردہ دیگر لٹریچر کا نام تک نہیں لیا گیا۔ تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ چنانچہ مجلس مشاورت کی منظور کردہ تجاویز جو "پیغام صلح" نے شائع کی ہیں۔ ان میں اس لٹریچر کا کہیں ذکر تک نہیں ہے۔ جس کے گن گانے میں مولوی صاحب ہر وقت مصروف رہتے ہیں بلکہ جو کچھ طے کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایک لاکھ روپیہ ریزرو فنڈ جمع کیا جائے۔ اور اسے استحکام جماعت پر خرچ کیا جائے۔ کس طرح؟ مبلغ تیار کئے جائیں۔ اور غریب بچوں کو دنیاوی کاروبار کے قابل بنایا جائے:۔

تعجب ہے۔ کہ ان تجاویز کو "بالاتفاق منظور شدہ" قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ مولوی محمد علی صاحب بھی جو عرصہ سے اپنے تیار کردہ لٹریچر کے حق میں کوئی تجویز پاس کرانے کے لئے پُرزور پراپیگنڈا کر رہے تھے۔ اس مجلس میں موجود تھے۔ انہوں نے یہ کیونکر گوارا کر لیا۔ کہ ان کے حال ہی کے خطبات کو بالکل نظر انداز کر دیا جائے۔ جن میں انہوں نے اپنے انگریزی ترجمۂ قرآن کو دنیا میں انقلاب عظیم پیدا کرنے والا قرار دیا ہے۔ اور لاکھوں یورپین اور دیگر ممالک کے لوگوں کو اسلام کے قریب لے آنے کا موجب بتایا ہے۔ لیکن اگر یہ سب کچھ وہ خاموش بیٹھے دیکھتے رہے۔ نہ صرف دیکھتے رہے۔ بلکہ اس سے اتفاق بھی ظاہر کیا۔ تو ہم ان کے حوصلہ کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ انہوں نے اتنا بڑا صدمہ چپ چاپ برداشت کر لیا:۔

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطاب

جماعت احمدیہ قادیان سے

مرکزی جماعت نے دیگر چندوں کے علاوہ پچیس ہزار روپیہ خلافت جوبلی فنڈ میں دینے کا وعدہ کیا

قادیان ۲۷ اپریل - آج ۹ بجے شب آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے زیر صدارت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مسجد اقصےٰ میں ایک گھنٹہ کے قریب نہایت ہی ایمان افزا تقریر فرمائی - آپ نے موجودہ تیرہ و تار زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

اس وقت تک خدا تعالےٰ کی اس مصلحت کے ماتحت کہ ابتدا میں جماعت کو زیادہ تکالیف اور مشکلات کا سامنا نہ ہو جو حالت رہی ہے - اس کی وجہ سے جماعت میں یہ احساس پایا جاتا ہے - کہ ہمیں بڑی قربانیاں نہیں کرنی پڑیں گی - لیکن جسقدر جلد ممکن ہو اس خیال کو دل سے نکال دینا چاہیئے - انبیاء کی جماعتوں کے متعلق خدا تعالےٰ کی سنت - سابقہ انبیاء کی جماعتوں کے حالات - قرآن کریم کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور آپ کی تحریرات بتاتی ہیں کہ ہماری جماعت کے لئے بھی ضروری ہے - کہ ہم بھی انہی حالات میں سے گزریں - جن سے سابقہ انبیاء کی جماعتیں گزری ہیں :-

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا - دنیا میں انبیاء ایسی تبدیلی پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں - جو کسی اور ذریعہ سے پیدا نہیں ہو سکتی - اور یہ تبدیلی اسی طرح پیدا ہو سکتی ہے - کہ وہ اپنے ماننے والوں سے جو قربانی طلب کریں وہ پیش کر دیں - پس ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اسے کسی نہ کسی رنگ میں ہر وہ قربانی دینی پڑے گی - اور قریب کے زمانہ میں ہی دینی پڑے گی - جو پہلے انبیاء کی جماعتوں نے دی - اس وقت تک جو کچھ ہوا یا ہو رہا ہے - وہ اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں جو ہونے والا ہے - پس جن کے ایمان پختہ ہیں ان کو خوشخبری ہو - اور جن میں کوئی کمزوری پائی جائے - انہیں اپنے آپ کو ایسی قربانیوں کے لئے تیار کرنا چاہیئے :-

اس کے بعد آپ نے فرمایا اس سال گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ مالی قربانی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے - اس کو ہماری جماعت کے جو لوگ اپنی آمدنیوں سے پورا نہ کر سکیں انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ وقت آ گیا ہے جبکہ انہیں اپنی پونجیوں میں سے بھی کچھ خدا تعالےٰ کی راہ میں دینا چاہیئے - اور اس طرح ثابت کر دینا چاہیئے - کہ جب خدا کی راہ میں زیادہ دینے کی ضرورت ہوگی - تو وہ اپنا سب کچھ پیش کر دیں گے :-

اس کے بعد آپ نے خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق خصوصیت سے تحریک فرماتے ہوئے کہا - مرکز کی طرف سے اس تحریک کے متعلق ایسا جواب ہونا چاہیئے - جو ساری جماعت کے لئے مثال ہو - اس کے بعد آپ نے سب سے اول خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو - پھر ناظران صدر انجمن احمدیہ کو پھر کارکنان صدر انجمن کو - پھر سلسلہ کے علماء کو پھر باقی جماعت اور پھر غرباء کو مخاطب کرکے اپیل کی - کہ اس مبارک موقعہ سے فائدہ اٹھایا جائے - اور جس طرح بھی ممکن ہو اس تحریک کو کامیاب بنایا جائے :-

آپ کے بعد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے اپنی تقریر میں خلافت جوبلی فنڈ کی فراہمی کے لئے خاص جدوجہد کی ضرورت بیان کی - اور تجویز پیش فرمائی - کہ اس کام کے لئے ایک سب کمیٹی زیر صدارت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بنائی جائے جو اس فنڈ کی رقوم وصول کرے - اور جماعت قادیان مجموعی طور پر اس فنڈ میں کم از کم پچیس ہزار روپیہ ادا کرے - ان دونوں امور کو حاضرین نے متفقہ طور پر نہایت جوش کے ساتھ منظور کیا - خانصاحب منشی برکت علی صاحب قائم مقام ناظر بیت المال نے شمار و اعداد کے رو سے بتایا - کہ جماعت احمدیہ قادیان کے ہر فرد کو گزشتہ سال کے مقابلہ میں تین گنا زیادہ چندہ دینا ہوگا - تب سارے

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ اپریل - آج ساڑھے تین بجے بعد دوپہر کی ٹرین سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز عازم سندھ ہوئے - سٹیشن پر بہت سے اصحاب حضور کو الوداع کہنے کے لئے حاضر تھے - حضور نے سب کو مصافحہ کا شرف بخشا - بعدہ دعا فرمائی - اور گاڑی نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان روانہ ہو گئی - حضور کے ہمراہ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور ملک صلاح الدین صاحب ایم - اے پرائیویٹ سکرٹری ہیں - مقامی امیر حضور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور امام الصلوٰۃ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا :-

لاہور سے ۸ بجے شب بذریعہ ٹیلیفون اطلاع موصول ہوئی - کہ حضور بخیر و عافیت لاہور پہونچ گئے ہیں - الحمد للہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے حافظ بشیر احمد صاحب کو شیر پور ضلع لدھیانہ بسلسلہ تبلیغ بھیجا ہے :-

دوستو! مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچے داخل کراؤ

مدرسہ احمدیہ کی بنیاد کیونکر پڑی

جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کا پے در پے قریب ترین عرصہ میں انتقال ہوا اور عربی و دینی علوم کے یہ دونوں عالم اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت فکر دامنگیر ہوا۔ کہ اگر سلسلہ احمدیہ کے عالم ایک ایک کر کے اسی طرح رخصت ہونے لگے۔ اور ان کے قائم مقام پیدا نہ ہوئے۔ تو سلسلہ احمدیہ میں عربی علوم اور دینی معلومات کا کوئی حامل نہ رہے گا۔ اور کیا دن سلسلہ کے لئے ماتم کا دن ہوگا۔ حضور کے اوقات گرامی کو اس فکر نے اس قدر مشوش کیا۔ کہ دن رات حضور اسی فکر میں رہنے لگے۔ چنانچہ اس زمانہ کے عینی گواہ بیان کرتے ہیں۔ اور میں بھی انہی گواہوں میں سے ایک ہوں۔ کہ کئی ماہ تک حضور روزانہ قریباً ہر مجلس میں اپنے اس فکر کا اظہار فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ حضور نے ایک مجلس شوریٰ بلائی۔ جس میں کسی نے تقریر اور کسی نے تحریر کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور بالآخر تمام مشوروں کو سن کر ایک دینی مدرسہ کے قیام کی تجویز کو حضور نے پسند فرمایا۔ اور حضور کی زندگی ہی میں یہ مدرسہ قائم ہو گیا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار

شروع شروع میں مدرسہ تعلیم الاسلام کی شاخ کے طور پر تھا۔ مگر حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد ۱۹۰۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں صدر انجمن احمدیہ نے اس مدرسہ کو مدرسہ احمدیہ کا نام دے کر اسے حضور کی یادگار کے طور پر الگ چلانا شروع کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس مدرسہ کے افسر مقرر کئے گئے۔ اب یہ مدرسہ بالکل علیحدہ سات جماعتوں پر مشتمل سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک اہم درسگاہ ہے۔ جس کے ساتھ دارالاقامت یعنی بورڈنگ بھی ہے۔ اس مدرسہ کی پہلی جماعت میں پرائمری پاس طلبہ۔ یا پرائمری کے برابر قابلیت رکھنے والوں کو داخل کیا جاتا ہے۔ اور عربی علوم کے علاوہ اردو و انگریزی۔ حساب۔ جغرافیہ سائنس وغیرہ مروجہ علوم کی بھی تعلیم دی جاتی ہے:۔

کم از کم ایک بچہ خدا کی راہ میں دو

ماہ اپریل میں اس مدرسہ کی جماعت بندی ہوتی ہے۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ حضرت احمد علیہ السلام کے متبعین جو آپ کے نام کی وجہ سے احمدی کہلاتے ہیں۔ اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں داخل کریں۔ امراء اور صاحب حیثیت لوگوں کو خصوصیت سے میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جہاں ان کی باقی اولاد دنیا کے میدان میں ترقی کی طرف گامزن ہے۔ وہاں وہ اپنا کم از کم ایک بچہ دینی خدمات کے لئے بھی وقف کر دیں۔ دیکھو ہم سب احمدی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روحانی اولاد ہیں۔ اور ہمارے باپ نے اپنا اکلوتا بیٹا۔ کہ اگر وہ مر جاتا تو اس کی نسل منقطع ہو جاتی۔ چھری کے نیچے رکھ دیا تھا۔ کیا ہم اپنا ایک بیٹا بھی مدرسہ احمدیہ میں داخل کر کے اسے دین برحق کی خدمت کے لئے وقف نہیں کر سکتے؟ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ضائع کر دیا تھا۔ کہ ہم کو ڈر ہو۔ کہ ہمارا بیٹا ضائع ہو جائیگا یا کیا ہم نے خدا سے گارنٹی لے لی ہے۔ کہ ہمارے سب بچے زندہ رہیں گے۔ اور پھر زندہ رہ کر دنیا کے میدان میں بہمہ وجوہ کامیابی کا مونہہ دیکھیں گے۔ یا اگر دنیا میں کامیاب بھی ہو گئے۔ تو کیا آخرت میں وہ ضرور سرخرو ہونگے؟ جب ایسا نہیں۔ تو پھر ہم کیوں نہ اتقیاء کی راہ اختیار کریں۔ اور سب نہیں تو کم سے کم ایک بچہ تو اس دینی مدرسہ میں داخل کر کے اسے دین حنیف کی خدمت کے لئے وقف کر دیں۔

امراء توجہ فرمائیں

دیکھو۔ اگر غرباء انگریزی سکولوں کی فیسوں اور دیگر اخراجات کے بوجھ سے ڈر کر اپنے بچے اس مدرسہ میں داخل کریں تو کیا خوبی؟ خوبی اور فخر کی بات تو یہ ہے کہ ہمارے امراء اور بڑے بڑے زمیندار اور متمول تاجر اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنا ایک ایک بچہ اس وادی غیر ذی زرع میں خدا کے حوالے کر جائیں۔ اور اسے چھوڑتے وقت رو رو کر یہ دعا کریں۔ کہ

رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ۔

یعنی اے میرے خدا میں تیرے اس پاک مقام پر اپنے جگر کے ٹکڑے کو اپنے سے جدا کر کے چھوڑ چلا ہوں:۔

رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ

اے میرے رب اس لئے کہ وہ نمازیں پڑھے روزے رکھے۔ تیرے دین کی خدمت کرے بھولے بھٹکوں کو تیرا راستہ دکھائے وہ دین کا عالم ہو۔ وہ عالم ربانی ہو۔ وہ عالم باعمل ہو:۔

رَبَّنَا فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ

اے میرے خدا میں اسے دنیا کی عزت کے میدانوں اور آئی۔ سی۔ ایس کے امتحانوں سے جدا کر کے گمنامی کے زاویہ میں چھوڑ چلا ہوں۔ مگر اے میرے رب۔ تو خود ایسا کر۔ میرا یہ بچہ آسمان شہرت پر ستارہ ہو کر چمکے۔ اور دنیا کے لوگ اس کی خوبیوں پر فریفتہ ہوں۔ الٰہی۔ دنیا داروں کا اعزاز تو ان کی زندگی تک ہوتا ہے۔ الٰہی میرا یہ بچہ قیامت تک ابراہیم کی طرح نسلوں اور قوموں کا باپ ہو۔ اور اسے ابراہیمی عزت حاصل ہو۔ اور اے میرے خدا میں نے اسے تیرے دین کی خدمت کے لئے وقف کیا ہے۔ اس لئے اس کے رزق کا تو ہی متکفل ہو۔ الٰہی یہ بھوکا نہ رہے۔ اور نہ کسی کا دست نگر۔ بلکہ اے میرے خدا اسے اعلیٰ سے اعلیٰ رزق اور اعلیٰ سے اعلیٰ پھل بھیجو تاکہ اے میرے خدا یہ شکر کرے۔ کہ الحمد للہ میرے باپ نے مجھے دین کی خدمت اور خدا کی نوکری کے لئے وقف کر دیا تھا:۔

رَبَّنَآ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ وَمَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ

یعنی اے میرے خدا تو صرف اعمال ہی کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ تیری نظر تو نیتوں اور دلوں تک پہنچتی ہے۔ اس لئے الٰہی میری نیت کو صاف اور میرے ارادوں کو پاک کر۔ یہ نہ ہو۔ کہ میں اپنا بچہ تو دینی مدرسہ میں داخل کروں۔ مگر نیت میں دنیا ہو:۔

122

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ۔

یعنی اے میرے خدا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ میرے باپ ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے اکلوتے بچے اسمٰعیل کو تیری راہ میں ذبح کرنا چاہا۔ اس وقت اگر چھری چل جاتی۔ تو میرا باپ مقطوع النسل ہو جاتا۔ مگر نہیں۔ تو نے اس کی قربانی کو قبول فرما کر بجائے ایک بچہ کو ضائع کرنے کے تو نے دوسرا بچہ بھی اسی قربانی کے طفیل سے عطا کیا۔ اور میرا باپ خوشی سے تیرے حضور یہ گیت گانے لگا۔ کہ ہزاروں لاکھوں تعریفیں اس خدا کے لئے ہوں جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسمٰعیل اور اسحاق جیسے لائق فرزند دیئے اور یہ میری ہی نہیں بلکہ ان ربی لسمیع الدعاء یعنی جو بھی اس کے حضور گڑگڑا کر مانگے گا۔ اور اپنی اولاد کو قربانی کے لئے اس کے حضور پیش کرے گا۔ میرا مولا اس کی اولاد کو فرورتائل اور لائق بنا دے گا۔ اس کے ہزاروں نمونے اس امت مرحومہ میں پائے گئے۔ کہ دعا کرنے والوں اور دین کے لئے وقف کرنے والوں کے بچے ماں باپ کے لئے باعث اعزاز ہی ہوئے ہیں۔ اور میں نے خود ایک بوڑھے کو دیکھا ہے جسے خدا نے بڑھاپے میں اسمٰعیل و اسحاق دیئے۔ جو دونوں اس کے لئے باعث قرۃ العین ہوئے۔ اور دونوں اس کی خدمت کے لئے وقف تھے۔ اور دونوں روز و شب اپنے باپ کے لئے ہر نماز میں دعا کرتے ہیں:۔

پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر کوئی شخص نیک نیتی سے اپنا بچہ ابراہیمی سنت کے مطابق وقف کرے گا۔ تو خدا اسے کبھی ضائع نہ کرے گا۔ کیونکہ ؎
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے پاک بندوں کو

ایک عبرتناک واقعہ

میں یہاں پر عبرت کے لئے ایک واقعہ لکھتا ہوں۔ جو میں نے براہ راست بغیر کسی واسطہ کے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی سے سنا۔ اور جو حضور کی کتاب حیات میں درج ہو چکا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جب جنگ کریمیا روسیوں اور ترکوں میں شروع ہوئی اور روز خبریں آنے لگیں۔ کہ آج اتنے ترک مارے گئے۔ اور آج اتنے۔ تو حضرت مولوی نورالدین صاحب اپنی والدہ صاحبہ کے پاس گئے۔ کہ اماں مجھے اجازت دو۔ کہ میں ترکی میں جا کر ترکوں کی طرف سے جنگ کروں۔ خدا نے آپ کو میرے سوا چار بیٹے اور دیئے ہوئے ہیں جو سب مجھ سے بڑے اور اہل و عیال والے ہیں۔ میں چھوٹا اور کنوارا ہوں۔ مجھے خدا کی راہ میں قربان کر دیں۔ مگر آپ کی والدہ صاحبہ نے کمزوری دکھلائی۔ اور مولوی صاحب کو گلے لگا کر کہنے لگیں۔ کہ میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتی۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ اس کے بعد یہ ہوا کہ آپ کے بھائی یکے بعد دیگرے فوت ہونے لگے۔ اور جو فوت ہوتا۔ اس کی اہلیہ مولوی صاحب کی والدہ یعنی اپنی ساس سے جدا ہو کر سب مال و اسباب لے کر اپنے میکے چلی جاتی حتےٰ کہ ایک دن جب مولوی صاحب اپنے گھر میں دوپہر کے وقت گئے تو اتنے بڑے مکان میں صرف ان کی والدہ اکیلی بیٹھی ہوئی تھیں۔ مولوی صاحب کو دیکھ کر انہوں نے بلند آواز سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا۔ اور خود ہی کہا۔ کہ نورالدین مجھے خوب معلوم ہے۔ کہ یہ سب تباہی صرف اس لئے ہوئی ہے۔ کہ جب تو نے مجھ سے اجازت مانگی۔ کہ اللہ کے راستہ میں جان دے۔ تو میں نے کمزوری دکھلائی۔ اور تجھے اپنے سے جدا کرنا گوارا نہ کیا۔ یہ کہہ کر وہ رونے لگیں۔ یہ سنکر مولوی صاحب نے کہا کہ اماں آپ نے انا للہ بلند آواز سے اسی طرح پڑھا ہے جیسے کوئی شخص جزع فزع اور شکوہ کے رنگ میں پڑھتا ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے۔ کہ آپ کی وفات کے وقت میں بھی موجود نہ ہوں گا۔ بلکہ میری غیر حاضری میں آپ وفات پائیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت مولوی صاحب ان دنوں احمدی ہو چکے تھے اور آپ جموں میں بخاری کا درس دے رہے تھے۔ کہ بھیرہ سے آپ کی والدہ صاحبہ کی وفات کا تار پہنچا اور مرحومہ کے کفن دفن وغیرہ کا انتظام سب ان کے داماد قاضی امیر حسین صاحب مرحوم نے کیا۔ تار پڑھوا کر اسی وقت حضرت مولوی صاحب نے دعا کی۔ الٰہی اب مرنے تک جو سبق بھی میں بخاری کا کسی کو پڑھاؤں۔ یا بخاری کا درس دوں۔ اس کا ثواب میری والدہ کی روح کو پہونچا۔ حضرت مولوی صاحب کی والدہ صاحبہ نہایت دیندار اور متقیہ تھیں۔ مگر کمزوری اور ممتا نے یہ گوارا نہ کیا۔ کہ ان کا ایک بچہ دین کی خدمت کے لئے تکلیفیں اٹھائے اور میری آنکھوں سے اوجھل ہو۔ مگر قدرت نے یہ سبق دیا۔ کہ ایک بچہ کیا سب بچے اس فانی دُنیا میں جدا ہوں گے۔ اور جو بچ جائے گا۔ وہ بھی تیری وفات کے وقت موجود نہ ہوگا:۔

پس جہاں اس واقعہ سے ہر احمدی ماں باپ کو عبرت پکڑنی چاہیئے وہاں ایک اور سبق بھی حاصل ہوتا ہے کہ گو حضرت مولوی صاحب کی والدہ صاحبہ نے کمزوری دکھائی۔ اور اس کا خمیازہ بھگت لیا۔ مگر حضرت مولوی صاحب نے چونکہ ٹرکی جا کر اپنی جان دینے کا تہیہ کر لیا تھا۔ اور اپنے آپ کو خدا کے لئے وقف کر دیا تھا اس لئے اس قربانی کے ارادہ کا کس قدر عظیم الشان نتیجہ نکلا۔ کہ وہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں سب سے اتقیٰ سب سے اعلم سب سے اکرم بن گیا۔ اور اس سلسلہ میں کون ہے جس کا سر اس کی نیکی اس کے تقوےٰ اس کے علم اور اس کے رعب کے سامنے پوری طرح جھکا ہوا نہیں؟

سب کا رازق خدا ہے

پس اے دوستو یہ خیالات چھوڑ دو۔ کہ ہمارا بچہ مدرسہ احمدیہ سے فارغ ہو کر گزارہ کس طرح کرے گا۔ کیونکہ انگریزی مدارس میں پڑھا کر اور ایم اے بنا کر بھی تمہارا بیٹا کہہ سکتا ہے کہ ؎
ایم اے بنا کے کیوں مری مٹی خراب کی
پس رازق تو رازق کے ہاتھ میں ہے۔ نہ کہ پنجاب یونیورسٹی کے ہاتھ میں۔ سچ ہے اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ۔ اور اس کا ثبوت وہ بی۔ اے۔ ایم۔ اے ہیں۔ جو مجبور ہو کر بوٹ پالش کر کے پیٹ بھرتے ہیں۔ پس جس خدا نے حضرت مولوی نورالدین جیسے سخی انسان کو ادھر ہزاروں روپیہ کی کتابوں کے ڈی پی چھڑانے جا رہے ہیں ادھر جو مریض آتا ہے۔ وہ دوا مفت غذا مفت مکان مفت بلکہ آنے جانے کا کرایہ مفت مولوی صاحب سے وصول کرتا ہے۔ ایک گاؤں میں کہ جہاں علاج پر ایک پیسہ خرچ کرنا حرام تھا۔ ہزاروں لاکھوں روپے آپ کو دیئے۔ وہ خدا حضرت مولوی صاحب کی وفات کے بعد بھی یقیناً زندہ ہے۔ اور یقیناً اس کی قوتیں اور قدرت نمایاں اسی طرح قائم اور موجود ہیں۔ جس طرح پہلے تھیں۔ پس سچے دل سچی نیت اور سچے ارادہ سے ابراہیم بنکر ایک اسمٰعیل خدا کو دے دو۔ اور پھر دیکھو وہ اسمٰعیل ضائع نہیں جاتا۔ بلکہ ایک اسحٰق کو بھی اپنے ہمراہ لاتا ہے۔ یعنی دینی و دنیاوی برکات کا تم کو وارث بناتا ہے:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا اسوہ حسنہ

پھر اس مدرسہ میں داخل کرنے کے لئے اس سے زیادہ تحریک کا کیا موجب ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دو صاحبزادے حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے اور مرزا مبارک احمد صاحب بی۔ اے اسی مدرسہ کے فارغ التحصیل ہیں۔ اور چار صاحبزادے اس وقت اس مدرسہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔

ناقص قربانی خدا قبول نہیں کرتا

اس جگہ مجھے یہ بھی افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض لوگ اپنے بچوں کو جو ذہن کے کند سمجھ کے غبی اور حافظہ کے خراب ہوتے ہیں۔ یا ان کی جسمانی صحت ناقص ہوتی ہے۔ اس مدرسہ میں داخل کرنے کے لئے مختص کر دیتے ہیں۔ مگر ؎
ڈر دیار و کہ وہ بینا خدا ہے
وہ تو قربانی میں ناقص بکری بھی پسند نہیں کرتا چہ جائیکہ وہ ناقص انسان کی قربانی پر خوش ہو:۔

کیا کرنا چاہیئے

پس امراء صاحب حیثیت زمیندار متمول تاجر اور کھاتے پیتے خاندان میری اس آواز پر جو کہ بظاہر میرے الفاظ پر مشتمل ہے۔ مگر اصل میں ابراہیمی آواز کی بازگشت ہے بڑے جوش سے لبیک کہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے پرائمری پاس بچوں کو اس مدرسہ میں داخل کریں۔ ابھی داخلہ جاری ہے۔ اس مدرسہ کے ساتھ بورڈنگ بھی ہے۔ جہاں بفضل خدا اعلےٰ سے اعلیٰ نگرانی کا انتظام ہے۔ اوسط خرچ کھانے کا ۵ روپے ناشتہ اور حسب پسند کھانے کا انتظام بھی ہو سکتا ہے۔ بورڈنگ کی فیس ۱۲ ؍ ماہوار ہے۔ پانچ وقت نمازیں باجماعت پڑھائی جاتی ہیں۔ قرآن حدیث۔

خلافت جوبلی فنڈ میں ایک سو سے زائد اور پانچ سو سے کم چندہ دینے والوں کی فہرست

ذیل میں اُن احباب کی فہرست شکریہ کے ساتھ درج کی جاتی ہے۔ جنہوں نے یکصد روپیہ سے لیکر پانصد روپیہ تک چندہ خلافت جوبلی فنڈ میں دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش خدمت دین کی توفیق بخشے۔

۱- شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور ۲۵۰ روپے
۲- شیخ حبیب اللہ صاحب خرم شہر ایران حال قادیان ۱۰۰ روپے
۳- مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ گورداسپور ۱۰۰ روپے
۴- مولوی عبد القادر صاحب راج شاہی بنگال ۱۰۰ روپے
۵- اے۔ اے۔ شاکر صاحب قصور ۱۰۰ روپے
۶- مفتی محمد صادق صاحب۔ قادیان ۱۰۱ روپے
۷- خان صاحب ذوالفقار علی خاں صاحب قادیان ۱۰۰ روپے
۸- سید وزارت حسین صاحب مونگھیر بہار ۱۰۰ روپے
۹- مرزا احمد بیگ صاحب انکم ٹیکس انسپکٹر دہلی ۱۰۰ روپے
۱۰- چوہدری عبد المالک صاحب بہلولپور ۱۰۰ روپے
۱۱- بابو عبد الحمید صاحب ملٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ شملہ ۱۰۰ روپے
۱۲- بابو غلام حسین صاحب لدھیانوی نئی دہلی۔ ۱۰۰ روپے
۱۳- چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب چک ۱۲۵ ملتان ۱۰۵ روپے
۱۴- میاں محمد صدیق صاحب معہ پسران دہلی ۱۰۰ روپے
۱۵- میاں عبد الکریم صاحب لاہور ۱۰۰ روپے
۱۶- ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب دہلی ۱۰۰ روپے
۱۷- خان ظفر الحق خانصاحب ای اے سی رہتک ۲۵۰ روپے
۱۸- مسٹر ایڈورڈ الف ایور انگلینڈ ۱۰۰ روپے
۱۹- سر جیمز پنکیتھلے صاحب بمبئی ۱۰۰ روپے
۲۰- چوہدری نتھے خاں صاحب پنشن ماسٹر خصتی انبالہ ۱۰۰ روپے
۲۱- حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رئیس۔ قادیان ۱۰۰ روپے
۲۲- خلیفہ عبد الرحیم صاحب جموں ۱۰۰ روپے
۲۳- بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر راولپنڈی معہ اہل وعیال ۱۰۰ روپے
۲۴- ملک سلطان محمد خان صاحب معہ اہلیہ کوٹ فتح خاں ۵۰۰ روپے
۲۵- ڈاکٹر غلام احمد صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۱۵۰ روپے
۲۶- صوبیدار ڈاکٹر عبد الکریم صاحب میرٹھ چھاؤنی ۱۰۰ روپے
۲۷- والد چوہدری نبی احمد صاحب محمد آباد اسٹیٹ سندھ ۱۰۰ روپے
۲۸- ڈاکٹر عبد الحمید صاحب اسسٹنٹ سرجن ریلوے لائل پور ۱۰۰ روپے
۲۹- شیخ محمد بخش صاحب۔ لائل پور ۱۰۰ روپے
۳۰- محمد اکرم خاں صاحب چیف سرحد چارسدہ ۱۰۰ روپے
۳۱- سید محمد سعید صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ مونٹ آبو ۱۰۰ روپے
۳۲- مولوی مبارک علی صاحب ڈھاکہ بنگال ۲۵۰ روپے
۳۳- محمد سردار خاں صاحب حیدر آباد دکن ۱۰۰ روپے
۳۴- صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب ٹوپی ۱۰۰ روپے
۳۵- چوہدری محمد شفیع صاحب اورسیر ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۰۰ روپے

(باقی آئندہ)

ناظر بیت المال

مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ کے ایک فیصلہ کے متعلق ہائی کورٹ لاہور کا ریمارک

مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ بھائی جسونت سنگھ صاحب نے پچھلے دنوں بٹالہ کے چند افراد (فضل الدین وغیرہ) کو زیر دفعہ ۱۲۱ پنجاب میونسپل ایکٹ اس بنا پر تیس تیس روپے جرمانہ اور پانچ پانچ روپے یومیہ جرمانہ کی سزا دی تھی۔ کہ انہوں نے میونسپل کمیٹی سے لائسنس حاصل کئے بغیر ایک جگہ کو "خام کھالوں کو کمانے" کے لئے استعمال کیا۔ گورداسپور کے فاضل سشن جج نے یومیہ جرمانہ کو خلاف قانون قرار دیتے ہوئے مقدمہ کو ہائی کورٹ میں بھیجنے کی اس لئے ضرورت نہ سمجھی کہ مدعی یعنی میونسپل کمیٹی اس حکم کے نفاذ کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔ مگر مدعا علیہم نے مجسٹریٹ کے فیصلہ کے خلاف ہائیکورٹ لاہور میں نگرانی کی درخواستیں پیش کیں۔ جو آنریبل مسٹر جسٹس سکیمپ کے سامنے پیش ہوئیں۔ فاضل جج نے پانچ روپے یومیہ جرمانہ کو ناجائز قرار دیتے ہوئے اسے منسوخ کر دیا۔ اور اپنے فیصلہ میں "کھالوں کے سکھانے" اور کھالوں کے کمانے (یعنی قابل استعمال چمڑے کی شکل میں تبدیل کرنے) کے اختلافات پر بحث کرتے ہوئے اور اس بارے میں دباغی کی کئی ایک کتب کے حوالے دیتے ہوئے قرار دیا۔ کہ چونکہ میونسپل کمیٹی کا دعویٰ یہ تھا کہ ملزموں نے لائسنس حاصل کئے بغیر "کھالوں کو سکھایا" اور چونکہ "کھالوں کا سکھانا" اور کھالوں کا کمانا دو مختلف چیزیں ہیں۔ لہذا سزا بحال نہیں رکھی جا سکتی۔

فاضل جج نے اپنے اس فیصلہ میں لکھا ہے۔

"فی الحقیقت ان مقدمات کی سماعت میں جلد بازی سے کام لیا گیا ہے مجسٹریٹ اگر تھوڑی سی اور تکلیف برداشت کر لیتا تو بعد کی بہت بڑی مشکل سے نجات رہتی۔ میرے خیال میں اس قسم کے آزمائشی مقدمات کی سرسری سماعت نہیں ہونی چاہئے تھی۔"

نصرت گرلز ہائی سکول میں داخلہ

تمام احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ نصرت گرلز ہائی سکول کی دینیات کی پہلی کلاس یکم مئی ۱۹۳۸ء سے کھل جائیگی۔ نیز مڈل کلاس کا نتیجہ بھی نکل آیا ہے۔ اس لئے جو دوست اپنی لڑکیوں کو اس کلاس میں داخل کرانا چاہیں۔ وہ جلد داخل کرا دیں۔ نیز ہفتم ہائی کلاس کی وہ لڑکیاں جنہوں نے امتحان دیا ہوا ہے۔ وہ بھی داخل ہو سکتی ہیں۔ امید کہ احباب اس دینیات کلاس میں جو صحیح معنوں میں لڑکیوں کو دینی تعلیم سکھلانے والی ہے۔ اپنی لڑکیوں کو داخل کر کے ان کی زندگیوں کو بہتر بنائیں گے۔

ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز سکول قادیان

123

رامائن اور مہابھارت کا زمانہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ میں جلالی اور جمالی نبیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ جلالی نبیوں پر بعض لوگ عدم واقفیت کی وجہ سے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دھرم کا پرچار تلوار کے ذریعہ سے کیا۔ حالانکہ یہ غلط اور واقعہ کے خلاف ہے۔ کہ انہوں نے کبھی اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے تلوار استعمال کی ہو اس صداقت کی تائید میں حضور نے حضرت کرشن جی اور حضرت رام چندر جی کی مثال دے کر واضح فرمایا تھا کہ:۔

"اسی طرح کرشن جی پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنا مذہب تلوار کے زور سے پھیلایا تو اس کے جواب میں یہ بات پیش کی جا سکتی ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت رام چندر جی جو ان کے بعد آتے انہوں نے صلح۔ محبت اور قربانی سے کام لیتے ہوئے اپنے مذہب کی اشاعت کی"۔ اس میں حضور نے زمانہ بعثت کے لحاظ سے سری کرشن جی کو پہلے اور رام چندر جی کو ان کے بعد فرمایا۔ اس پر بعض ہندو اخباروں نے لکھا ہے۔ کہ یہ ترتیب غلط ہے حالانکہ کئی اتہاس کے جاننے والوں نے یہ مانا ہے کہ یوگیراج کرشن جی کا زمانہ رام کے زمانہ سے پہلے گزر چکا ہے۔ اور جن لوگوں نے تاریخ کا مطالعہ کیا ہے ان سے یہ اختلاف پوشیدہ نہیں ہے۔ چنانچہ میں اس کی تائید میں چند ایک حوالہ جات درج ذیل کرتا ہوں۔ جن سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ مہاراج کرشن جی حضرت رام چندر جی سے پہلے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک معزز ہندو لکھتے ہیں۔

"مہاراجہ رام چندر اور یدھشٹر کے زمانوں میں آج کل کچھ لوگوں کے دل میں بھرم پڑ گیا ہے۔ یہ اس پرکار ہے یدھ کی استری الا دیوستو منو کی لڑکی تھی سو ان کے پتر پور وا منو کے ندھتر ہوتے اس پرکار راجہ یدھشٹر کی منو سے پچاسویں پیڑھی پڑتی ہے۔ لیکن رام چندر کی انہیں منو سے ۶۳ ویں پیڑھی ہے۔ اس حساب سے راجہ یدھشٹر رام چندر سے پہلے ہو جاتے ہیں اور ایسا ہی دت مہاشے نے مانا ہے۔

(بھارت ورش کا اتہاس صفحہ ۵۶ ۵۷ مصنفہ پنڈت شیام بہاری مشر۔ ایم۔ اے۔ ایم۔ آر۔ ایس تتھا پنڈت شکدیو بہاری مشر بی۔ اے)

۲۔ رامائن کا سمے (وقت) مہابھارت کے سمے کے پشچات (بعد) ہوا ہے۔ (پراچین بھارت مصنفہ ہری منگل مشر بی۔ اے ص ۴۸)

۳۔ کئی ایک مہا انو بھاووں (معززین) کا وچار ہے کہ مہابھارت کا سمے رامائن سے پورب ہوا ہے اگرچہ بظاہر یہ بات اچنبھو معلوم ہوتی ہے پرنتو وہ اپنے اس پکش کی پشٹی میں کئی ایک ادارن دوا سے دیتے ہیں۔ (بھارت کا اتہاس ص ۱۱۳ مصنفہ منی لال بی۔ اے)

۴۔ اس میں سندیہہ (شک) نہیں کہ رامائن کا زمانہ مہابھارت سے پہلے گذر چکا ہے۔ پرنتو پھر بھی کئی ایک ودیتیوں کی یہ سمتی (رائے) ہے کہ مہاراجہ یدھشٹر کا زمانہ رامائن کے زمانہ سے پہلے ہو چکا ہے۔

بھارت کی پراچین جاتیاں صفحہ ۵۴ مصنفہ ہردے نارائن بی۔ اے)

۵۔ ہم یہ فرض کر سکتے ہیں۔ کہ Videlias اور کورو خاندان کا زمانہ ۱۲۰۰ قبل مسیح سے ۱۰۰۰ قبل مسیح تک کا ہے۔ اور کوروؤں اور پانچالوں کا زمانہ ۱۴۰۰ قبل مسیح سے ۱۲۰۰ قبل مسیح تک کا ہے۔ ص ۱۲۔ ہم یہ استنباط کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ رامائن مہابھارت سے بہت بعد کی ہے۔ "ہسٹری آف سولی زیشن ان اینشینٹ انڈیا (جلد اول) مصنفہ ایس۔ سی۔ دت)

مندرجہ بالا حوالجات سے یہ امر واضح ہے۔ کہ ہندوؤں میں بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو اس ترتیب کے قائل ہیں۔ جس کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں بیان فرمایا ہے ان کے علاوہ بعض انگریز مصنفین بھی اس طرف گئے ہیں کہ مہابھارت کا زمانہ رامائن سے پہلے ہو چکا ہے پس ایک اختلافی واقعہ کے متعلق ہندو اخبارات کا تمسخر اڑانا اپنی تاریخ سے ناواقفیت کے

جماعت احمدیہ عالمگڑھ ضلع گجرات کا دوسرا سالانہ جلسہ

جلسہ کی تاریخیں یکم تا ۳ اپریل تھیں۔ یکم اپریل کو تین بجے دعا کے ساتھ جلسہ کا افتتاح کیا گیا۔ اور سیرۃ النبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی نے تقریر کی۔ آپ کے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے اسلام اور دیگر مذاہب کے موضوع پر اپنے مخصوص انداز میں تقریر کی۔ اس کے بعد ۹ بجے رات کو پھر گیانی صاحب کا لیکچر بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر ہوا ۲ اپریل کو خدا کے فضل سے کثرت کے ساتھ احمدی جماعتیں شرکت کے لئے آگئی تھیں۔ نماز ظہر و عصر کے بعد جلسہ شروع کیا گیا۔ سب سے پہلے مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر از روئے کتب شیعہ تقریر کی۔ آپ کے بعد مولوی ملتانی صاحب نے امام وقت کا ماننا کیوں ضروری ہے کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر گیانی صاحب نے میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے کے موضوع پر تقریر کی۔ رات کے جلسہ میں پہلے مولوی مبشر صاحب نے تعزیہ کے مضمون پر تقریر کی۔ اور کتب شیعہ سے تعزیہ داری کا رد کیا آپ کے بعد مولوی ملتانی صاحب نے اجراء نبوت کے مضمون پر تقریر کی پھر اسی موضوع کی جناب گیانی صاحب نے مزید وضاحت کی۔ اور ۱۲ بجے شب جلسہ ختم ہوا۔

۳ اپریل بوجہ اتوار ۱۰ بجے صبح جلسہ شروع کیا گیا۔ پہلے مولوی مبشر صاحب نے حقیقت دجال و نشانات امام مہدی علیہ السلام پر تقریر کی پھر اسی موضوع کی گیانی صاحب نے مزید وضاحت کی۔ پھر جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے نے احمدیت پر اعتراضات کے جوابات پر مدلل تقریر فرمائی۔ نماز عصر و ظہر کے بعد پھر جلسہ شروع ہوا۔ جس میں مولوی ملتانی صاحب اور خادم صاحب نے تقریریں کیں۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ عالمگڑھ نے مبلغین کرام خصوصاً جناب خادم صاحب نیز حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور ۷ بجے شب دعا پر بخیر و خوبی جلسہ ختم ہوا۔

سخی محمد سکرٹری تبلیغ

اعلان نکاح

خاکسار کا نکاح ۱۷ ۳/۲۸ کو بدر النساء خانم بنت خان عبد الستار خانصاحب شاہ آباد ضلع ہزارہ سے مبلغ دو ہزار ۲۰۰۰/- روپیہ مہر پر ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار محمد ابراہیم خان برادر خان عبد المجید خانصاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ

وصیتیں

نمبر ۵۰۳۳ منکہ عبدالرحمٰن مولوی فاضل ولد مولوی معین الدین صاحب قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں البتہ مجھے دفتر الفضل سے بطور الاؤنس ۲۵ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے پر جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد:۔ عبدالرحمٰن مولوی فاضل رکن ادارہ الفضل۔
گواہ شد۔ محمد یعقوب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل
گواہ شد۔ سید احمد مولوی فاضل

نمبر ۵۰۲۵ منکہ حکیم محمد یعقوب نجیب آبادی ولد حافظ محمد ابراہیم صاحب قوم شیخ پیشہ طبابت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۲۷ نومبر ۱۹۰۴ء ساکن مہاجر قادیان حال وارد لاہور ڈاک خانہ وطن بلڈنگ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ طبابت پر ہے۔ لیکن چونکہ ابھی کام کی ابتداء ہے۔ میں اپنی صحیح ماہوار آمد کا اندازہ نہیں کرسکتا۔ لیکن جس قدر بھی میری ماہوار آمد ہوگی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا آٹھواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد حکیم محمد یعقوب طبیب احمدی بقلم خود مسجد احمدیہ لاہور بیرون دہلی دروازہ۔

گواہ شد:۔ عبدالکریم بقلم خود سیکرٹری مال
گواہ شد۔ نواب دین سیکرٹری وصایا لاہور

نمبر ۵۰۳۱ منکہ غلام فاطمہ بیوہ شیخ حسین بخش صاحب مرحوم قوم شیخ افغان ککے زئی۔ عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن دھرم کوٹ رندھاوا ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور حال منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ نصف قطعہ (نصف احاطہ) سفید زمین رقبہ ۱۰ مرلے واقعہ قصبہ منٹگمری خاص احاطہ ۲۲ اسلام آباد مالیتی بارہ صد روپیہ۔ ایک مکان پختہ (۵۰×۶۰ قریباً) واقعہ دھرم کوٹ رندھاوا تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور جس کا حدود اربعہ (شمال میں شارع عام مغرب میں مکان شیخ احسان علی کنسٹیبل مشرق میں مکان شیخ مہر الدین اور مغرب میں گلی) ہے۔ علاوہ ازیں میری جائیداد از قسم سامان خانہ مالیتی یک صد روپیہ ہے۔ اور دو عدد بالیاں طلائی ایک تولہ وزنی مالیتی قریباً پینتیس روپیہ ہے ایک سنگر مشین پرانی کپڑے سینے کی مالیتی قریباً پچاس روپے ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات کے وقت جسقدر بھی میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میرا گزارہ اس وقت میرے پسران کے ذمہ ہے۔ مگر انہوں نے تا حال میرے حقوق کا تصفیہ نہیں کیا۔ کہ وہ مجھے کس قدر گزارہ ماہوار یا ششماہی نقد یا پیداوار کی صورت میں دیں گے اس لئے میں گزارہ کی آمد کی تعیین نہیں کرسکتی فیصلہ ہو جانے پر جو گزارہ مجھے پسران کی طرف سے ملیگا۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔
العبد غلام فاطمہ بقلم خود
گواہ شد۔ نصیر احمد پوسٹل کلرک منٹگمری
گواہ شد۔ شریف احمد بقلم خود کنسٹیبل ۹۱ منٹگمری
گواہ شد۔ غلام حسین چاہلوں۔

نمبر ۵۰۰۷ منکہ جنت بی بی بیوہ چوہدری نظام دین صاحب مرحوم قوم کشمیری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۳۶ء ساکن پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری اس وقت کوئی جائیداد از قسم غیر منقولہ یا زیور کے نہیں ہے۔ جو کہ مجھے اپنے خاوند سے ملی ہو۔ میرا گزارہ میرے دو لڑکوں محمد الدین و محمد صدیق احمدی غیر مبائع کے ذریعہ ہے۔ جو کہ مجھے خرچ دیتے ہیں۔ اس خرچ میں سے جو وہ مجھے دیتے رہتے ہیں۔ میں نے تھوڑا تھوڑا جمع کیا جو کہ نقدی کی صورت میں میرے پاس ایک سو دس روپے کی صورت میں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتی ہوں جس کو میں اپنی زندگی میں ہی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالے کر دوں گی۔ اور اگر میری فوتیدگی کے وقت کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں
الامتہ نشان انگوٹھا جنت بی بی بیوہ چوہدری نظام دین مرحوم خاص پسرور
گواہ شد فضل احمد محرر لوکل فنڈ پسرور
گواہ شد:۔ محمد عبداللہ مولوی فاضل گورنمنٹ سکول پسرور

نمبر ۵۰۲۳ منکہ عبدالعزیز مغل ولد میاں چراغ دین صاحب قوم چغتائی عمر باسٹھ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۹ء ساکن احمدیہ مبارک منزل ڈاک خانہ وطن بلڈنگ لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد تخمیناً پچیس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد: عبدالعزیز مغل گواہ شد: نواب الدین سیکرٹری وصایا لاہور۔ گواہ شد: میاں عبدالمالک صاحب سیکرٹری مال لاہور۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بنگلور ۲۶ اپریل۔ ضلع کولار کے ایک گاؤں میں عوام نے قومی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ اور بعد میں تقریریں کی گئیں۔ مجمع دس ہزار سے زائد تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجمع کو خلاف قانون قرار دیا۔ اور پانچ منٹ کے اندر ہجوم کو منتشر ہونے کا حکم دیا۔ پانچ منٹ میں مجمع منتشر نہ ہو سکا۔ جس پر پولیس نے گولی چلا دی۔ چنانچہ ۳۲ افراد ہلاک اور ۸۳ زخمی ہوئے۔ سرکاری طور پر جو اطلاع بھیجی گئی ہے اس میں لکھا ہے۔ کہ چھ سے دس کے درمیان اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔

لاہور ۲۶ اپریل۔ لاہور کے اخبار نویسوں کی طرف سے آج سر سکندر حیات خان کے اعزاز میں ایک پارٹی شالامار باغ میں دی گئی۔ اس تقریب پر گفتگو کے دوران میں سر سکندر حیات خان نے اعلان کیا کہ میرا مقصد صوبہ پنجاب میں فرقہ دار امن قائم کرنا ہے۔ اگر میں نے چند اخبارات کے خلاف اقدام کیا ہے تو اس سے مجھے بھی تکلیف پہنچی ہے اس ضمن میں انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ میں ضمانتوں کی رقم کو بہت حد تک کم کردوں گا۔ اور اگر اخبارات اپنا لہجہ درست کرتے ہوئے میرے ساتھ تعاون کریں۔ تو ضمانتوں کے متعلق حکم واپس لیا جا سکتا ہے۔ اور ضمانتیں واپس دی جا سکتی ہیں۔

الہ آباد ۲۶ اپریل ہفتہ وار مسلم اخبار "ستارہ" کے ایڈیٹر کو پولیس نے فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ ان کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کے طور پر الہ آباد کے مسلمانوں نے ہڑتال کر دی۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ انگلستان اور آئرلینڈ کے درمیان معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس معاہدہ سے انگلستان اور آئرلینڈ کے باہمی تمام مالی تنازعات ختم ہو جائیں گے آئرلینڈ کے ساحل کی حفاظت انگلستان کی بجائے آئرلینڈ کے ذمہ ہوگی۔ آئرلینڈ اپنی مالی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کے لئے ۳۰ نومبر ۱۹۳۸ء تک ایک کروڑ پونڈ انگلستان کو ادا کرے گا۔

لکھنؤ ۲۶ اپریل۔ حکومت یوپی نے شعبہ عدل و انصاف کو انتظامی شعبہ سے علیحدہ کرنے کے لئے جو سکیم مرتب کی ہے اس کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ضلع میں فوجداری امور کے لئے دو یا تین ڈپٹی کلکٹر مقرر کئے جائیں گے۔ اور انہیں ایک سینیئر ڈپٹی کلکٹر یا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ماتحت رکھا جائے گا۔ یہ ڈپٹی کلکٹر۔ اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ماتحت نہیں ہونگے۔ اور ان کا محکمہ انتظامیہ یا پولیس سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ ان ڈپٹی کلکٹروں کے فیصلہ کے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں نہیں بلکہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں اپیل ہوسکے گی نیز ان کی ترقی اور رخصت وغیرہ کے امور ڈسٹرکٹ جج کے ہاتھ میں ہونگے۔ یہ سکیم فی الحال چند اضلاع یا ایک ڈویژن میں عمل میں لائی جائے گی۔

ناگپور ۲۶ اپریل۔ سی پی کی وزارت نے اپنے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ آنریری مجسٹریٹوں کا طریق اڑا دیا جائے۔

اندور ۲۶ اپریل۔ اطلاع مظہر [illegible] اندور میں مارواڑی بازار میں سات دکانوں کو آگ لگ گئی۔ جس کے نتیجہ میں سات لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

الہ آباد ۲۶ اپریل معلوم ہوا ہے۔ اعلیحضرت نظام حیدرآباد نے الہ آباد یونیورسٹی کے ہوسٹل کی تعمیر کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ دیا ہے۔

لکھنؤ ۲۶ اپریل۔ یوپی اسمبلی نے ۱۱۰ آراء کی حمایت اور ۲۹ کی مخالفت سے اسمبلی کے ارکان کی تنخواہوں کا بل پاس کر دیا۔ اس بل کی رو سے ارکان کو ۷۵ روپے ماہوار تنخواہ ملے گی۔ اور اجلاس کے ایام میں تین روپے یومیہ الاؤنس اور انٹر کا کرایہ ملے گا۔

پٹنہ ۲۶ اپریل۔ آج بہار اسمبلی میں سیلیکٹ کمیٹی کا سفارشی بل متعلقہ امتناع شراب پاس ہوگیا۔ ایک غیر مسلم نے ترمیم پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ مذہبی ضروریات کے لئے شراب کے استعمال پر پابندی نہیں ہونی چاہئیے۔ ایڈووکیٹ جنرل نے اس ترمیم کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسودہ قانون میں پہلے ہی ایسی دفعہ موجود ہے۔ جو مذہبی ضروریات کو مستثنیٰ قرار دیتی ہے۔

بنگلور ۲۶ اپریل۔ آسٹریا کا ایک تیس سالہ نوجوان اور اس کی بیوی آج بمبئی سے بنگلور پہنچے ہیں۔ انہیں آسٹریا سے آئے سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ اس وقت تک وہ رومانیہ ترکی۔ ایران عراق۔ ناروے۔ ہسپانیہ اور افریقہ کا سفر کر چکے ہیں۔

لاہور ۲۶ اپریل "پرتاپ" لکھتا ہے۔ کہ ایک کانگرسی لیڈر کو سر سکندر حیات نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ میں نے اس امر کا تہیہ کر لیا ہے کہ اس صوبہ کی فرقہ وارانہ فضا کو خوشگوار بناؤں۔ اگر میں جداگانہ طریق انتخاب کا خاتمہ نہ کردوں تو میں سمجھونگا۔ کہ میں ناکام ثابت ہوا۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ مسٹر چرچل نے نیوز کرانیکل میں ایک مضمون شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے کہ جرمنی کی ہوائی طاقت برطانیہ کی ہوائی طاقت سے دوگنی ہے۔ اس انکشاف نے فوجی حلقوں میں تشویش پیدا کر دی ہے۔

پٹنہ ۲۶ اپریل۔ آج بہار اسمبلی میں "زراعتی انکم ٹیکس بل" پیش ہوا۔ مسلمان ممبروں نے مذہبی اوقاف پر ٹیکس لگائے جانے کی سخت مخالفت کی۔ اور کہا کہ اگر گورنر صاحب اس بارے میں اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت نہیں کریں گے۔ تو انہیں سول نافرمانی کرنی پڑے گی۔ مسلمانوں کی مخالفت کے پیش نظر گورنمنٹ نے بل پر غور کرنا ملتوی کر دیا ہے۔

ویلنشیا ۲۶ اپریل۔ کل باغیوں کے تین ہوائی جہازوں نے ویلنشیا پر بمباری کی۔ جس کے نتیجہ میں ۲۰ اشخاص ہلاک اور ۶۰ زخمی ہوئے۔ ہلاک شدگان میں ایک برطانوی ملاح بھی ہے۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ٹیونس میں فرانس کے خلاف حریت پسندوں کی بغاوت جاری ہے۔ مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے۔ مقدمات کی سماعت کے لئے سپیشل فوجی ٹریبونل مقرر ہیں۔ تمام یورپینوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ گھروں سے باہر نہ نکلیں اور اپنے گھروں کے دروازے اور کھڑکیاں بھی بند رکھیں۔ کرفیو آرڈر بھی نافذ ہے۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ ہندوستانی طلباء کے سامنے تقریر کرتے ہوئے پروفیسر ہالڈین نے کہا۔ کہ حکومت برطانیہ نے اس وقت جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے وہ خودکشی کے مترادف ہے۔ مسٹر چیمبرلین کی خارجہ پالیسی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آئندہ جنگ میں ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان سلسلہ نامہ و پیام منقطع ہو جائیگا اور اس طرح برطانوی ایمپائر آئندہ دس سال میں ختم ہو جائے گی۔

قادیان میں نہایت باموقعہ سکنی اراضیات

قادیان کی آبادی کے عین متصل ایک ٹکڑہ راستہ پر ہے۔ دوسرا ٹکڑہ دارالانوار کی بڑی سڑک کے قریباً شروع میں آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی کوٹھی کے غربی جانب ہے۔ یہ ٹکڑے دو سال کی ماہوار اقساط پر بھی مل سکتے ہیں۔

خاکسار غلام حسن سفیدپوش۔ حسن منزل محلہ دارالفضل قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی